سوال

آیۃالکرسی کی کیا اھمیت ہے ؟ اورکیا اس آیت کی عظمت پر کوئی دلیل وارد ہے ؟

جواب

الحمد للہ

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی سورۃ البقرۃ کی آیۃالکرسی کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

یہ آیۃالکرسی ہے جس کی فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ہے کہ کتاب اللہ میں یہ آیت سب سے افضل آیت ہے ۔

ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے عظیم آیت کونسی ہے ؟ تو وہ کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی زیادہ علم ہے ، یہ سوال کئی بار دھرایا اور پھر فرمانے لگے کہ وہ آیت الکرسی ہے ۔

فرمانے لگے اے ابوالمنذر علم مبارک ہو اس ذات کی قسم جس کے ھاتھ میں میری جان ہے اس آیت کی زبان اور ہونٹ ہونگے عرش کے پائے کے ہاں اللہ تعالی کی پاکی بیان کر رہی ہوگی ۔

اور غالبا مسلم نے والذی نفسی سے آگے والے الفاظ نہیں ہیں ۔

عبداللہ بن ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد کے پاس کھجوریں رکھنے کی جگہ تھی ، عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد اس کا خیال رکھتے تھے تو ایک دن انہوں نے اس میں کھجوریں کم دیکھیں ، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس رات پہرہ دیا تو رات ایک نوجوان کی شکل میں آیا میں نے اسے سلام کیا اور اس نے جواب دیا والد کہتے ہیں میں نے اسے کہا تم جن ہو یا کہ انسان ؟ اس نے جواب دیا کہ میں جن ہوں وہ کہتے ہیں میں نے اسے کہا اپنا ھاتھ دو اس نے اپنا ھاتھ دیا تو وہ کتے کے ھاتھ کی طرح اور بالوں کی طرح تھا میں نے کہا کہ جن اسی طرح پیدا کیے گئے ہیں ؟

وہ کہنے لگا کہ جنوں میں تو مجھ سے بھی سخت قسم کے جن ہیں ، میں نے کہا کہ تجھے یہ (چوری) کرنے پر کس نے ابھارا ؟ اس نے جواب دیا کہ ہمیں یہ اطلاع ملی کہ آپ صدقہ وخیرات پسند کرتے ہیں تو ہم یہ پسند کیا کہ ہم تیرا غلہ حاصل کریں ۔

عبداللہ بن ابی کہتے ہیں کہ اسے میرے والد نے کہا وہ کون سی چیز ہے جو ہمیں تم سے محفوظ رکھے ؟ اس نے جواب میں کہا یہ آیت الکرسی ہے ، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سارا قصہ بیان کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اس خبیث نے سچ کہا ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں محمد بن جعفر نے عثمان بن عتب سے حدیث بیان کی کہ عتاب کہتے ہیں کہ میں نے ابوالسلیل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی لوگوں کو حدیث بیان کیا کرتے تھے ، حتی کہ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی تو وہ گھر کی چھت پر چڑھ جاتے اور یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : قرآن مجید میں کونسی آیت سب سے زیادہ عظمت کی حامل ہے ؟ تو ایک شخص کہنے لگا " اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم " وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ھاتھ میرے سینہ پر رکھا تو چھاتی پر میں نے اس کی ٹھنڈک محسوس کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمانے لگے اے ابوالمنذر علم کی مبارک ہو ۔

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ مسجد میں تشریف فرماتھے تو میں بھی بیٹھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر کیا تو نے نماز پڑھی ہے ؟ میں نے نہیں میں جواب دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اٹھ کر نماز پڑھو ۔

میں نے اٹھ کر نماز ادا کی اور پھر بیٹھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اے ابوذر انسانوں اور جنوں کے شر سے پناہ طلب کرو وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے جی ہاں ۔

میں نے کہا نماز کا کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے یہ اچھا موضوع ہے جو چاہے زیادہ کرلے اور جو چاہے کم کرلے ، وہ کہتے ہیں میں نے کہا روزے کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے فرض ہے اس کا اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالی کے ہاں اور زیادہ اجملے گا ، میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ ؟ تو وہ کہنے لگے اس کا اجر ڈبل سے بھی زیادہ ہوتا ہے میں نے کہا کونسا صدقہ بہتر ہے ؟

تو فرمایا قلیل اشیاء کے مالک کا صدقہ کرنا اور یا پھر فقیر کو چھپا کر دینا ، میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلا نبی کون تھا ؟ فرمانے لگے آدم علیہ السلام ، میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول کیا وہ نبی تھے ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نبی مکلم تھے اللہ تعالی کے ساتھ بات چیت کی تھی ؟ میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کی تعداد کیا ہے ؟ فرمانے لگے تین سو دس سے کچھ زیادہ ایک جم غفیر تھا اور ایک مرتبہ یہ فرمایا کہ تین سو پندرہ ، میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ جو نازل کیا گیا ہے اس میں سب سے عظیم کیا ہے ؟ فرمایا آیۃ الکرسی "اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم "سنن نسائی ۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رمضان کے فطرانہ کی حفاظت کرنے کو کہا رات کو ایک شخص آیا اور غلہ لے جانے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاؤں گا ، وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو اس لیے کہ میں محتاج ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور شدید قسم کی ضرورت بھی ہے ، تو میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ رات والے قیدی نے کیا کیا ؟

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے شدید قسم کے فقروفاقہ اور اہل عیال اور شدید قسم کی ضرورت کی شکایت کی تو میں نے اس پر ترس اور رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ بھی آئے گا تو مجھے علم ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق وہ دوبارہ بھی لازمی آئے گا ، تو میں نے دھیان رکھا وہ آیا اور غلہ اٹھا کرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاؤں گا ، وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو اس لیے کہ میں محتاج ہوں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور شدید قسم کی ضرورت بھی ہے میں دوبارہ نہیں آتا ، تو میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ رات والے قیدی نے کیا کیا ؟

میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے شدید قسم کے فقروفاقہ اور اہل عیال اور شدید قسم کی ضرورت کی شکایت کی تو میں نے اس پر ترس اور رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ بھی آئے گا ، تو میں نے تیسری مرتبہ بھی اس کا دھیان رکھا وہ آیا اور غلہ اٹھا کرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ میں یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک لے جاؤں گا یہ تیسری اور آخری بار ہے تو کہتا تھا کہ نہیں آؤنگا اور پھر آجاتا ہے ۔

وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں جس سے اللہ تعالی تجھے فائدہ دے گا ، میں نے کہا وہ کون سے کلمات ہیں ؟ وہ کہنے لگا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو ' اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم " یہ مکمل پڑھنے پر اللہ تعالی کی طرف سے تمہارے لیے ایک محافظ مقرر کردیا جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا ، جب صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ رات والے قیدی نے کیا کیا ؟

میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کے بارہ میں اس کا خیال یہ تھا کہ اللہ تعالی ان کلمات سے مجھے فائدہ دے گا تو میں نے

اسے چھوڑ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے وہ کلمات کون سے ہیں؟ میں نے کہا کہ اس نے مجھے یہ کہا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی پڑھو 'اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم" اور اس نے مجھے یہ کہا کہ یہ مکمل پڑھنے پر اللہ تعالی کی طرف سے تمہارے لیے ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا اور صحابہ کرام تو خیر و بھلائی کے کاموں میں بہت ہی زیادہ حریص تھے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے:

تیرے ساتھ بات تو اس سچی کی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے، اے ابو ھریرہ رضی اللہ تعلی عنہ تمہیں یہ علم ہے کہ تم تین راتوں سے کس کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ وہ شیطان تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ:

میں نے جنوں کے ایک فقیر شخص کو پکڑلیا اور اسے چھوڑ دیا پھر وہ دوسری اور تیسری بار بھی آیا تو میں نے اسے کہا کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ آئندہ نہیں آؤ گے؟ آج میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر ہی جاؤں گا وہ کہنے لگا ایسا نہ کرنا اگر آپ مجھے چھوڑ دو گے تو میں تمہیں کچھ ایسے کلمات سکھاؤں گا آپ جب وہ کلمات پڑھیں گے تو کوئی بھی چھوٹا یا بڑا اور مذکر و مؤنث جن تمہارے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔

وہ اسے کہنے لگے کیا واقعی تم یہ کام کرو گے؟ اس نے جواب دیا ہاں میں کرونگا ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ کون سے کلمات ہیں؟ وہ کہنے لگا: اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم، آیۃ الکرسی مکمل پڑھی تو اسے چھوڑ دیا تو وہ چلا گیا اور واپس نہ لوٹا، تو ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ قصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا تھا: کیا تجھے علم نہیں کہ یہ (آیت الکرسی) اسی طرح ہے۔

اور امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے احمد بن محمد بن عبداللہ عن شعیب بن حرب عن اسماعیل بن مسلم عن المتوکل عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالی کے طریق سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے، اور ایسا ہی واقعہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے اوپر بیان کیا جا چکا ہے، لھذا یہ تین واقعات ہیں۔

ابو عبید نے کتاب الغریب میں کہا ہے کہ:

حدثنا ابو معاویۃ عن ابی عاصم الثقفی عن الشعبی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما قال:

کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ انسانوں میں سے ایک شخص نکلا تو وہ ایک جن سے ملا اور وہ اسے کہنا لگا کیا تو میرے ساتھ کشتی کا مقابلہ کرے گا؟ اگر تو نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں تجھے ایک ایسی آیت سکھاؤں گا جب تو یہ آیت گھر میں داخل ہو کر پڑھے گا تو شیطان گھر میں داخل نہیں ہو سکے گا، ان دونوں نے مقابلہ کیا تو انسان نے اسے پچھاڑ دیا، وہ انسان اسے کہنے لگا میں تجھے بہت ہی کمزور اور دبلا پتلا دیکھ رہا ہوں تیرے بازو کتے کی طرح ہیں، کیا سب جن اسی طرح ہیں یا کہ ان میں تو ہی ایسا ہے؟ تو اس نے کہا کہ ان میں سے ہی کمزور اور دبلا پتلا ہوں۔

اس نے دوبارہ مقابلہ کیا تو انسان نے دوبارہ اسے پچھاڑ دیا تو وہ جن کہنے لگا: تو آیۃ الکرسی پڑھا کر اس لیے کہ جو بھی گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس گھر سے شیطان نکل بھاگتا ہے اور نکلتے وقت اس کی آواز گدھے کے گوز مارنے کی سی آواز کی طرح ہوتی ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا کہ کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے؟ تو وہ کہنے لگے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے، ابو عبید کہتے ہیں کہ الضَّئیل کا معنی کمزور جسم والا اور الخیخ گوز مارنے کو کہتے ہیں (یعنی ہوا کا خارج ہونا)۔

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سورۃ البقرۃ میں ایسی آیت ہے جوکہ قرآن کی سردار ہے وہ جس گھر میں بھی پڑھی جائے اس سے شیطان نکل بھاگتا ہے وہ آیۃ الکرسی ہے ۔

اوراسی طرح ایک دوسری سند زائدۃ عن جبیر بن حکیم سے بھی روایت کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے لیکن بخاری اور مسلم نے اسے روایت نہیں کیا اورامام ترمذی نے بھی زائدہ والی حدیث روایت کی ہے جس کے الفاظ ہیں کہ ہرچیز کا ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۃ البقرۃ ہے جس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی سردار ہے یعنی آیۃ الکرسی ہے ، اسے روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر سے ہی جانتے ہیں اور اس میں شعبۃ نے کلام کی اور اسے ضعیف قرار دیا ہے ، میں کہتا ہوں کہ اسی امام احمد اور یحیی بن معین اور کئی ایک آئمہ حدیث نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن مھدی نے اسے ترک کیا اور سعدی نے کذب قرار دیا ہے ۔

ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی لوگوں کی جانب گئے جوکہ قطاروں میں کھڑے تھے ، عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے کون بتائے گا کہ قرآن کریم میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے ؟ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے کہ جاننے والے پر آپ کی نظر پڑی ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : قرآن مجید میں سب سے عظیم آیت آیۃ الکرسی ہے " اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم " ۔

اس آیت کے اسم اعظم پر مشتمل ہونے کے متعلق امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ : اسماء بنت یزید بن السکن کہتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان دو آیتوں " اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم " اور " الم اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم " میں اللہ تعالی کا اسم اعظم ہے ۔

اوراسی طرح ابوداود رحمہ اللہ نے مسدد اور ترمذی رحمہ اللہ نے علی بن خشرم اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے ابوبکر بن ابی شیبہ اور یہ تینوں عیسی بن یونس عن عبیداللہ بن ابی زیاد نے بھی اسی طرح روایت کی ہے ، امام ترمذی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

اور ابوامامہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالی کا اسم اعظم جس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے وہ تین سورتوں میں ہے : سورۃ البقرۃ اور آل عمران اور طہ ۔

ھشام جوکہ ابن عمار خطیب دمشق ہیں کا کہنا ہے کہ سورۃ البقرۃ میں " اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم " اور آل عمران میں " الم اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم " اور طہ میں " وعنت الوجوہ للحی القیوم " ہے ۔

اور ابوامامۃ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرضی نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس ہر فرضی نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روک سکتی ہے ۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے الیوم واللیلۃ میں بھی حسن بن بشر سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح ابن حبان میں محمد بن حمیر الحمصی سے روایت نقل کی ہے جوکہ بخاری کے رجال میں سے ہے اور اس کی سند بخاری کی شرط ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .